سوال

(558)ایک بچہ کی مدت رضاعت کے اندر دوسرا بچہ پیدا ہوا تو الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بچہ کی مدت رضاعت کے اندر دوسرا بچہ پیدا ہوا تو دوسرے حمل کے دوران یا نفاس کے دوران یا پھر دوسرے بچے کی پیدائش کے بعد پہلا بچہ ماں کا دودھ پی سکتا ہے ؟

{ وَحَمْلُهُ وَفِصَـٰلُهُ ثَلَـٰثُونَ شَهْرًا } [الأحقاف :۱۵][''اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس ماہ کا ہے ۔''] سے یہ نکالنا کہ دو سال تک (پیدائش کے بعد) عورت برتھ کنٹرول (دوسرے بچہ کی پیدائش کو روکنے والی) گولیاں استعمال کر سکتی ہے ؟ کہاں تک صحیح ہے ؟ (عبداللہ بن ناصر ، پتوکی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: ...1 مدت رضاعت بچے کی عمر دو سال کے اندر اندر پی سکتا ہے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَـٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ط } [البقرة :۲۲۳][''مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں ۔'']

2 صحیح ہے ہی نہیں ۔ لہٰذا کہاں تک صحیح والا سوال بنتا ہی نہیں ۔ پھر دیکھئے : { لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ط } [''جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو ۔''] سے یہ بات نکلتی ہے جو اتمام رضاعت کا ارادہ نہیں رکھتا ، اسے حق حاصل ہے کہ دو سال سے پہلے ہی دودھ چھڑا دے چنانچہ دوسرے فرمان میں ہے : { فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط } [''پھر اگر دونوں اپنی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں ۔''] بلکہ بچہ جننے والی ماں کا دودھ ایک دن بھی نہ پیے دوسرا دودھ پی لے تو شرعاً درست ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا۟ أَوْلَـٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِٱلْمَعْرُوفِ ط } [البقرة :۲۳۳][''اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ، جبکہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دینا ہو وہ ان کے حوالے کر دو ۔''] ان احکام کی روشنی میں ''ثَلَـٰثُونَ شَهْرًا'' والی آیت کریمہ پر غور فرمائیں ، تو یہ گولیوں والا استدلال گولی زدہ ہو جائے گا ۔ ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ ۔ ۲۸ ۱ ۱۴۲۲ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 473